Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۷ رمضان ۱۳۹۲ھ، ۵ نبوت ۱۳۵۱ہش، ۵ نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ نبوت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قبولیت دعا کے ساتھ رمضان کا اور جمعہ کا جو گہرا تعلق ہے اسکی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہر جمعہ اور ہر رمضان جب رخصت ہوتا ہے تو وہ ہمیں یہ جائزہ لینے کی دعوت دیتا ہے کہ ہم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا اور اگر نہیں اٹھایا تو آئندہ اسکی برکات کے حصول کیلئے ہم نے کیا تیاری کی ہے۔ ——— حضور نے خطبہ میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا بھی اعلان فرمایا اور دفتر دوم اور دفتر سوم کے مجاہدین کو بالخصوص توجہ دلائی کہ چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ ۷ لاکھ ۹۰ ہزار ہے اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ حضور نے اس سلسلے میں وعدے کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر مقرر فرمائی۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ایمانی درخت کی نشوونما کے بہت سے ذرائع رمضان المبارک میں اکٹھے کر دیئے ہیں

ان ذرائع سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرو، تا رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل ہو سکو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۶ اخاء ۱۳۵۱ہش مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم ۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ مجادلہ کی آخری آیت کا مندرجہ ذیل حصہ تلاوت فرمایا:

"اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ"

اور پھر فرمایا:-

آیہ کریمہ کے اس ٹکڑے میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان کو سچی طہارت اور پاکیزگی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ آسمانی مدد اسکے شامل حال نہ ہو۔ ماہ رمضان اپنی بھرپور برکات کے ساتھ آ رہا ہے اس لئے میں آج

رمضان کی برکات

کی طرف اپنے بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں۔ اُس نے اپنے فیوض کو جذب کرنے کے بہت سے سامان اس ماہ مبارک کے مختصر زمانہ میں اکٹھے کر دیئے ہیں۔ ان فیوض و برکات میں سے بعض کی طرف میں اس وقت آپ کو توجہ دلاؤں گا۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے آیت کے اس حصہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آسمانی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کے فیوض کے حصول کے بغیر طہارت اور پاکیزگی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے آسمانی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت اس کے پیار اور رضا کو جذب کرنے کے لئے قرآن کریم نے بہت سے طریق بتائے ہیں جن کی عملی تفسیر ہمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ میں نظر آتی ہے۔ چنانچہ جب ہم اُسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ماہ رمضان میں فیوضِ الٰہیہ کے جذب کرنے کے بہت سے طریق جمع کئے گئے ہیں

میں تمہیداً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں

ایمان اور اعمال صالحہ

کو بڑے حسین پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایمان کی مثال درخت کی ہے اور اعمال صالحہ کی مثال اُس پانی کی ہے جو اس درخت کے لئے آبِ حیات بنتا ہے۔ چنانچہ وہ درخت جو پہلے ایک بیج کی شکل میں ہوتا ہے اور جو اپنی روئیدگی نکالتا ہے۔ پھر اس میں پُختگی آتی ہے اور پھر وہ مضبوطی سے اپنی جڑ پر قائم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پھیلتا اور وسعت پکڑتا ہے۔ اس کی شاخوں پہ پتے نکلتے ہیں۔ پھر وہ خوبصورت درخت اِس قابل ہو جاتا ہے کہ اُسے پھل لگیں۔

یہی حال انسان کے ایمان اور اس کے مجاہدہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ایمان کے بیج کو اعمال صالحہ کے زندگی بخش پانی سے سیراب کر کے اس کے مجاہدہ کو اس حد تک پھیلایا ہے کہ وہ روحانی طور پر پھل لگنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ جس وقت انسان اپنی پوری کوشش اور مجاہدہ کے نتیجہ میں اعمال صالحہ بجا لاتے ہوئے اپنے درختِ وجود کو نشو و نما دینے کے بعد اس شکل میں لے آتا ہے جس شکل میں مثلاً عام طور پر دنیوی درختوں کے پھل لگا کرتے ہیں تو گویا اس مالی کا جو اپنے ہی وجود کے باغ کی پرورش کر رہا تھا کام ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اگر انسان کے اعمال صالحہ مقبول ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جائے تو پھر آسمان سے ایک ایسا خاص فضل نازل ہوتا ہے جو انسان کے درختِ وجود کو بار آور اور ثمر آور بنا دیتا ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کی جنت میں داخل

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سید عبدالحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا اور جنت کے بے شمار اور غیر محدود پھل حاصل کرتا ہے۔ وہ اُن سے لذت پاتا اور روحانی طاقت حاصل کرتا ہے۔ گویا جنت یہیں اسی دُنیا سے اعمال صالحہ بجالانے کے نتیجہ میں شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف مثال ہی نہیں دی بلکہ کچھ تفصیل میں جاکر بھی بتایا ہے کہ کون سے اعمال درخت کی نشوونما کے کس حصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم اس میں ایک فرق ضرور ہے اور وہ ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے۔ مثلاً آم کا درخت ہے۔ اس کا بیج جب نئی زندگی پاتا ہے تو اس کی شکل ختم ہو جاتی ہے۔ اگر آپ آم یا دوسرے درختوں کی جڑوں کو کھودیں تو کہیں بھی بیج نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ بعض بیج اپنی شکل کو چند دنوں میں کھو بیٹھتے ہیں۔ بعض بیج اپنے وجود کو چند ہفتوں میں، بعض چند مہینوں میں اور ممکن ہے بعض درخت جن کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اور بیج بڑا سخت ہوتا ہے اُس کا وجود چند سال میں ختم ہوتا ہو۔ تاہم اس مؤخر الذکر صورت کا تو مجھے ذاتی طور پر علم نہیں لیکن مہینوں میں ختم ہونے والے بیجوں کا تو مجھے علم ہے۔ ایسے بیج چند مہینوں کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جو غذا ان درختوں کو دی جاتی ہے اس غذا کا تعلق بیج کے وجود کے ختم ہو جانے کے بعد پھر بیج سے نہیں رہتا بلکہ درخت کی جڑوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو انسان کا بیج ہے جس نے آگے چل کر درخت بننا ہے اس کو ایسی غذا ملتی رہنی چاہیئے کہ جو چیز اس دنیوی مادی درخت کی انسان کی نظر سے غائب ہو گئی اور اس کے لئے ہمیں کوئی فکر کی ضرورت نہیں رہی وہ روحانی دنیا میں غائب نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کے لئے فکر کی ضرورت رہتی ہے۔ اصل میں تو دنیا کے جو درخت ہوتے ہیں اُن میں بھی وہ چیز غائب نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر بیج کا وجود کلیتہً غائب ہو جائے (صرف انسانی نظر سے غائب ہونے کا سوال نہ ہو بلکہ حقیقۃً غائب ہو جائے) تو اس درخت کو پھر بیج نہیں آئیگا۔ مگر پھل میں دوبارہ اسی شکل کے بیج کا نکل آنا بتاتا ہے کہ بیج اپنی صفات کے ساتھ اس درخت کے اندر موجود رہتا ہے۔

بہرحال مادی درختوں کے بیج نظر سے اوجھل ہو جایا کرتے ہیں لیکن

انسانی درختِ وجود

کا بیج نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں نہ ہونے چاہئیں۔ وگرنہ وہ مثال پورے طور پر صادق نہیں آتی جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ مجید کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسانی درختِ وجود کا بیج بھی باقی رہتا ہے۔ اس کی جڑیں بھی قائم رہتی ہیں۔ زمین سے نکلنے والی اس کی روئیدگی بھی قائم رہتی ہے اس کے اوپر بڑھنے والی چھوٹی چھوٹی سی شاخیں بھی قائم رہتی ہیں اور جب شاخیں پھیل جاتی ہیں تو اُن کی مضبوطی بھی قائم رہتی ہے یا رہ سکتی ہے۔ پھر وہ ایک بڑا تناور درخت بن جاتا ہے۔ حسین پتوں اور خوبصورت پھولوں کے ساتھ چمک اُٹھتا ہے۔

موہبت الٰہیہ

یعنی آسمان سے جو رحمت نازل ہوتی ہے، وہ اس کو پھولوں کا حسن بھی بخشتی ہے اور پھل کی افادیت بھی دیتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو خشوع کی حالت ہے، وہ ایمان کے بیج کی روحانیت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ ایک تو اس کے اندر نمو کی طاقت کو قائم رکھتی ہے کیونکہ اس سے آگے چل کر درخت نے حصہ لینا ہوتا ہے۔ میں نے بتایا ہے روحانی طور پر ہم اس کو غائب نہیں سمجھ سکتے۔ پھر اس کی صفات (جو بھی ہیں اُن) کو قائم رکھنے کیلئے، ان کی بڑھوتی کیلئے، ان کی نشوونما کیلئے روحانی بیج یعنی ایمان کا بیج قائم رہتا ہے۔ اس کیلئے جو پانی اعمال صالحہ کے طور پر دیا جاتا ہے وہ خشوع کی حالت ہے۔ وہ انسان کی عاجزانہ اور متضرعانہ حالت ہے۔ یہ ایک بنیاد ہے اس بیج کے قیام کی۔ کیونکہ جب عاجزی غائب ہوگی۔ جب عاجزی اور تضرع کا پانی نہیں ملے گا۔ تو انسانی درختِ وجود کی شاخیں مرجھا اور تنا سوکھ جائے گا۔ اس واسطے تمام اعمال صالحہ کے بیج اور جڑ کو زندہ رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان تکبر اور خود پسندی اور خودرائی اور انانیت سے بچے۔ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ عاجزانہ طور پر جھکا رہے کیونکہ اسکے بغیر بیج اور جڑ زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ عاجزی اور انکسار بھی بمنزلہ پانی کے ہے بلکہ یہ باقی پانیوں کی بنیاد ہے۔ جس طرح مثلاً شہد کی مکھی ہے۔ جہاں وہ بیٹھ یعنی پھولوں کا رس جمع کرکے شہد بناتی ہے وہاں وہ اپنی ملکہ کے لئے

رائل جیلی (سائنسدانوں نے یہ نام دیا ہے وہ بھی) بناتی ہے اور اس سے اسکی زندگی اور بیج کے قیام میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ وہ یعنی ملکہ اس کے نتیجہ میں بہت زیادہ انڈے دیتی ہے اور چھتّے کی اجتماعی زندگی کو قائم رکھتی ہے۔ اسی طرح عاجزانہ راہوں کو اختیار کرکے ایمان کے بیج کی قوتوں کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ انہیں قائم رکھا جاتا ہے۔ اُنکو مضبوط کیا جاتا ہے اُن کے اندر حُسن کے نمو کی صفت کو پیدا کیا جاتا ہے اور ثمر آور بننے کی حالت تک پہنچنے کے جو سامان ہیں وہ اس کیلئے مہیا کئے جاتے ہیں۔ غرض

خشوع اور عاجزی

کی جو حالت ہے یہ سارے اعمال صالحہ کے پانی کی بنیاد ہے۔ یُوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ اعمالِ صالحہ کے پانی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اعمال صالحہ کا پانی گویا عاجزی کے سرچشمہ سے جوش مارتے ہوئے باہر نکلتا ہے۔

چنانچہ خشوع اور تضرع کے ساتھ جب بیج کی حفاظت ہو جاتی ہے تو دوسری کیفیت یہ ہے کہ ہلکی سی روئیدگی زمین سے باہر نکلے۔ بڑا درخت ہو یا فصلیں ہوں، پہلے ان کی ایک بالکل نازک سی کونپل نکلتی ہے۔ انسان کی بچپن کی عمر میں وہ نزاکت نہیں ہوتی جو ان کونپلوں میں پائی جاتی ہے۔ اُن میں خدا تعالیٰ کی بڑی شان نظر آتی ہے۔ جس پر دوستوں کو غور کرنا چاہیئے۔

پھر سبزہ یعنی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں۔ ساتھ ہی درخت کی یا فصلوں کی جڑوں میں بعض گندی اور ضرررساں بوٹیاں اُگ آتی ہیں جو اصل درخت یا فصل کی غذا کو چوس لیتی ہیں اسلئے اگر اُن کو نکالا نہ جائے تو یہ درخت کی پرورش میں روک بنتی اور بسا اوقات اس کی ہلاکت کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ایمان کے بیج سے جو روئیدگی نکلتی ہے اس کی سرسبزی و شادابی کا انحصار لغو باتوں کے چھوڑنے پر ہے۔ جس طرح خود رو جڑی بوٹیاں اصل فصل کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں اسی طرح لغو باتیں، پراگندہ خیالات اور بیہودہ عمل ایمان کے درخت کیلئے ضرر رساں ہوتے ہیں۔ اس لئے لغو باتوں سے ہمیشہ اعراض کرنا چاہیئے اور اسکے مقابلے میں پاکیزہ اور مفید باتوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ مثلاً کھیتوں کے لئے ہر قسم کی کھاد مفید ہے۔ اس سے اس کی سرسبزی اور شادابی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نشوونما میں کوئی روک نہیں پیدا ہوتی۔ اسی طرح لغو باتوں کے اعراض سے وہ روکیں دُور ہو جاتی ہیں جو حسنات کے راستے میں حائل ہوتی ہیں۔

پھر اس درخت پر ایک تیسرا دور آتا ہے اور وہ یہ کہ روئیدگی اب ٹہنیوں کی شکل میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے

ایمانی درخت کی ٹہنیاں

نکل آتی ہیں اور اُن میں کسی قدر مضبوطی بھی آجاتی ہے۔ گو ٹہنیاں نکل آئیں لیکن ابھی کونپلیں ہری اور نرم ہیں۔ اُنکے اندر پوری سختی اور مضبوطی نہیں آئی۔ چنانچہ پھر چوتھا مرحلہ آتا ہے اور یہ شہوات نفسانیہ سے مقابلہ کرنے کا مرحلہ ہے۔ لیکن اس سے پہلے تیسرے مرحلے میں صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ کے علاوہ اموال خرچ کرنے سے تعلق رکھنے والے دوسرے احکام کے نتیجہ میں جو نرم نرم شاخیں نکلی تھیں شہواتِ نفسانیہ کا خاتمہ کرکے ان شاخوں میں مضبوطی پیدا کی جاتی ہے، مضبوطی کے بعد پھر وہ شاخیں پھیلنے لگتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان نے مثلاً جو عہد و پیمان کیا ہے اور بندوں نے جو امانتیں اُسے دی ہیں اُنکو ذہن میں حاضر رکھنے اور انکی حفاظت کرنے سے ایمان کا درخت مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُسے پھل لگے۔ اسی طرح فرد کو بھی اور اس سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی جنت کے پھل نصیب ہوں۔ وہ خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جائیں۔

چونکہ امانتوں کا ذکر آیا ہے اسلئے میں ضمناً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ امانت صرف روپے پیسے کی نہیں ہوتی بلکہ ہر قسم کی امانتیں مراد ہیں مثلاً بندوں کی ایک یہ امانت ہے جسکے متعلق آپ اکثر سُنتے رہتے ہیں:

"اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا" (النساء: ۵۹)

یہ آیت کا ایک حصہ ہے جسکے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ جو اہل ہے اسکو عہدہ دو۔ کیونکہ عہدہ بھی ایک امانت ہے۔ یہ ایک بڑا ہی وسیع مضمون ہے۔ مختصراً یہ کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد و پیمان کو پورا کرنے اور بندوں کی جو امانتیں ہیں انکو لوٹانے سے انسانی درختِ وجود میں ایک حُسن پیدا ہوتا ہے۔

پس یہ ایمان اور عمل صالح کا آپس میں تعلق ہے۔ گو اور بھی بعض تعلقات ہیں لیکن یہ

پانچوں چیزیں

یعنی جہاں انسان کا مجاہدہ ختم ہوتا ہے وہاں تک چار اور جہاں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت شروع ہوتی ہے وہ پانچویں۔ ان کا میں نے اس وقت مختصراً اس غرض سے ذکر کیا ہے کہ ان کا تعلق ماہ رمضان سے ہے۔ یہ چاروں پانچوں چیزیں ہمیں اس ماہ مبارک میں نظر آتی ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں پہلی چیز خشوع کی حالت ہے۔ یہ حالت یعنی دل میں عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کا احساس، انکسار کا جذبہ اور اصلاحِ نفس کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توجہ پیدا ہو تو رمضان میں نفس کی تادیب و اصلاح کا بڑا موقع ملتا ہے۔ انسان نے روزہ رکھا ہوتا ہے۔ وہ راتوں کو جاگ رہا ہوتا ہے۔ اس تھوڑی سی مشقت کے بعد ایک صاحبِ فراست انسان سمجھ جاتا ہے کہ اتنی سی تکلیف نے اس کا وجود جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے یہاں تک کہ اس کی اُکڑ ختم ہو گئی۔

غرض انسان کا مجاہدہ اس کو عاجزی کی طرف مائل کرتا ہے۔ گو ساری عبادتیں ہی اس قسم کی ہیں لیکن میں اس وقت ان پانچ بڑی بڑی چیزوں کو لوں گا جن کا تعلق رمضان کی برکات سے ہے۔ چنانچہ بھرپور برکتوں کے ساتھ آنے والے اس ماہِ مبارک کی

پہلی برکت

یہ ہے کہ ایمان کے بیج کو مضبوط کرنے کے سامان اس میں زیادہ پائے جاتے ہیں خشوع و خضوع، تضرع و ابتہال اور عاجزی اور فروتنی کی حالتیں اس مہینے میں بمقابلہ دوسرے مہینوں کے زیادہ میسر آتی ہیں علاوہ ازیں اس مہینے میں بھی گو حسنات دُنیا کے حصول کی جدوجہد کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں دوسرے مہینوں میں زیادہ دی گئی ہے۔ اس مہینے میں زیادہ زور عبادات پر دیا گیا ہے۔ چنانچہ تہجد کے نوافل ہیں۔ انسان قربانی اور ایثار دکھاتا ہے۔ بعض صورتوں میں نماز باجماعت سے استثنا بھی جائز ہے۔ یعنی نماز کے لئے مسجد میں نہ جانا قابل اعتراض نہیں ہوتا لیکن رمضان کے بارہ میں یہ کہا گیا ہے کہ مسجدوں میں زیادہ تعداد میں اور کثرت سے آؤ۔ پھر اور عبادتیں ہیں یہ ساری عبادتیں انسان کیلئے مینگے کا کام دیتی ہیں۔ انسان تکبر، غرور اور خود پسندی کے کانٹے دار جھاڑیوں کے جنگل میں سرگرداں ہونے سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ اُسے محاسبۂ نفس کے مواقع رمضان میں کثرت سے میسر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ دیکھو تمہاری حیثیت کیا ہے۔ جب تک تم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ جب تک تم عاجزانہ طور پر اس کے سامنے نہیں جھکتے اور جب تک تضرع کے آنسوؤں کے ساتھ اپنے گناہوں کو دھونے کی کوشش کرکے اس کی رحمت کو جذب نہیں کرتے اس عالمین میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں۔ پس خشوع کی حالت رمضان کے مہینے میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ میسر آتی ہے۔

دوسری چیز لغو باتوں کو چھوڑنا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید بیان فرمائی ہے کہ رمضان میں بالخصوص لغو باتوں کی طرف توجہ نہ دیا کرو۔ زیادہ توجہ اپنی عبادتوں کی طرف قائم رکھو۔ یہ حکم خداوندی ہے اور ہمارے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے جو نمایاں طور پر ہمارے سامنے ماہ رمضان میں آتی ہے۔ درختوں یا فصلوں کے بیج سے سبزہ پھوٹتا اور چھوٹے چھوٹے اور نرم نرم تنکے نکلتے ہیں۔ ان کی حیثیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹی سی چڑیا یا چنڈول اُسے ضائع کر سکتی ہے مثلاً چھپیتی گندم لگا دیں تو اگر چڑیوں کو اور کہیں کھانے کو نہ ملے تو وہ چونچ سے ذرا سے جھٹکے کے ساتھ پودے کو بیج سمیت باہر نکال دیا کرتی ہیں۔ انسان کی بھی یہی حیثیت ہے۔ اگر وہ اس سے پہلے عاجزانہ مقام اختیار نہ کر چکا ہو تو وہ چنڈول کی زد میں ہے ایک چھوٹی سی بے حیثیت چڑیا اُسے فنا کر سکتی ہے لیکن چونکہ اُس نے عاجزانہ راہ کو اختیار کیا ہوتا ہے اسلئے وہ اللہ کی حفاظت کے اندر آجاتا ہے۔ ایمان کی روئیدگی کا جو زمانہ ہے وہ خیریت سے گزر جاتا ہے۔ اس سبزہ کے اُگانے اور اس کو قائم رکھنے میں رمضان کی برکات بڑی مفید بھی ہیں اور بڑی حسین بھی ہیں۔ ہمارے درختِ وجود کی حفاظت بھی ہوتی ہے اور اس سے روئیدگی نکلتی اور پنپتی بھی ہے۔ اب یہ خطرہ نہیں رہتا کہ درخت یا فصل کے ساتھ خودرو، بے فائدہ اور ضرر رساں جھاڑیاں اُگ آئیں گی جو درختوں کی غذا کھالیں گی۔ اسی طرح انسان جب لغو باتوں کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اکثر گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(۳) تیسری چیز

اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے متعلق ہے۔ ہر درخت کی پہلے ایک روئیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ پھر اس کے اندر کچھ مضبوطی آجاتی ہے یہ ایک ٹہنی کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور بڑی بڑی اونچی نکل جاتی ہے مثلاً آم لمبی عمر پانے والا درخت ہے اگر تخمی آم ہے تو اس کا درخت پچاس پچاس فٹ اونچا چلا جاتا ہے اور ایک ایک درخت پچاس پچاس من پھل دے جاتا ہے۔ اس کی گٹھلی بڑی نرم اور نازک سی ہوتی ہے مگر اس گٹھلی (یعنی بیج) سے اُگنے والا پودا اپنی جسامت اور اونچائی میں ایک بہت بڑا درخت بن جاتا ہے۔

اسی طرح ایمان کا پودا بڑھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی پرورش اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے کرو۔ رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ کی طرف بڑی توجہ دلائی گئی ہے

احادیث میں آتا ہے

کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بہت سخاوت کرتے تھے۔ آپؐ کی سخاوت ایک تیز چلنے والی ٹھنڈی ہوا کی مانند ہوتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام حالات میں بھی بڑے سخی تھے۔ اتنے سخی کہ آپ کی سخاوت کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایک دفعہ مدینہ میں عرب کا ایک سردار آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس قبیلہ سے اس کا تعلق تھا وہ اپنی سخاوت میں اپنے فطرتی میلان کی وجہ سے بڑا مشہور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر ایک ٹیلے پر تشریف فرما تھے سامنے وادی میں بیت المال کے اونٹ اور بھیڑیں چر رہی تھیں وہ سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان جانوروں میں سے مجھے کچھ جانور دیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ جو تمہیں سامنے جانور نظر آرہے ہیں یہ سب ہانک کرلے جاؤ۔ وہ یہ سنکر حیران رہ گیا اُسے یقین نہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سوچ رہے ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سارے جانور ہانک کرلے جاؤ۔ بڑی مشکل سے اُسے یہ بات سمجھ میں آئی۔ چنانچہ وہ سارے جانور لے گیا اور جب اپنے قبیلہ میں پہنچا تو اس نے لوگوں سے کہا کہ سارے مسلمان ہو جاؤ۔ جو شخص اس قدر سخاوت کرتا ہے اور مجھے یہ کہہ دیتا ہے کہ وادی کے سارے کے سارے جانور ہانک کرلے جاؤ اس کی دولت کا سرچشمہ دُنیا کی کوئی چیز نہیں ہو سکتی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جو تمام خزانوں کا مالک ہے اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے ورنہ وہ یہ کہنے کی جرأت نہ کرتا کہ سارے کے سارے جانور ہانک کرلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحمت نازل کرنی تھی اس لئے اس پر یہ دلیل کارگر ہو گئی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اس قدر سخاوت کرنے والے تھے ان کے متعلق احادیث یہ گواہی دیتی ہیں کہ ماہ رمضان میں آپکی سخاوت عام مہینوں کے مقابلہ میں ایسی تھی جیسے تیز ٹھنڈی ہوا ہوتی ہے۔ ہلکی ہوا کے مقابلہ میں اس سے یہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہے کہ آپ کی سخاوت کہاں تک پہنچتی ہوگی

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس وقت ایمان کے درخت کی ٹہنی نکل آئے یعنی پہلے باریک چھوٹی اور معمولی سی روئیدگی تھی اس کے بعد جب وہ ٹہنی کی شکل اختیار کر جائے تو اس میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے خدا کی راہ میں اموال خرچ کرو۔ ماہِ رمضان سے اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ رمضان کی برکتوں میں سے

یہ تیسری برکت ہے

اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے احمدیوں کو بھی اور دوسروں کو بھی جن کو اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔ ہر شخص اپنی طبیعت، اپنے اموال، اپنی حیثیت اور اپنے وسائل کے مطابق سخاوت کرتا ہے خدا کے حکم سے خدا کی راہ میں مال دیتا ہے لیکن اپنے اپنے دائرہ میں عام مہینوں کے مقابلے میں تمہاری رمضان کی سخاوت معمولی ہوا کے مقابلے میں جو تیز چلنے والی ٹھنڈی ہوائیں ہوتی ہیں اس نسبت سے ہونی چاہیئے۔ اتنی سخاوت کرو کہ جسے دنیا بھی محسوس کرے اور تمہارا ماحول بھی محسوس کرے۔ میں نے بتایا ہے کہ اعمال صالحہ کی مثال پانی کی ہے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایک عمل صالح ہے۔ آپ کو اس حد تک سخاوت کرنی چاہیئے کہ گویا کسی چیز کو اتنا پانی مل جائے کہ مثلاً درخت کے ارد گرد جو بوٹی لگائی جاتی ہے اُس سے باہر نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح تمہارے ایمان کے درخت کی جو ٹہنیاں ہیں انکو کسی قدر مضبوطی حاصل ہو جائے گی۔ پہلے ان کے اندر نرمی تھی اور اُنکے لئے بہت سے خطرات تھے۔ نرمی کا مطلب یہی ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ وقت معرضِ خطر میں ہیں۔ مثلاً ہمارا یہ مادی جسم ہے۔ جس شخص کے اندر قوتِ مدافعت نہ ہو تو اُس پر بیماری کے حملے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ چنانچہ جن بچوں کے اندر قوتِ مدافعت نہیں ہوتی کمزور ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ والدین ایسے بچوں کو میرے پاس دعا کے لئے لے آتے ہیں کہ یہ ہمارا بچہ ہے جسمانی ساخت کے لحاظ سے بہت کمزور ہے۔ اچانک بیمار ہو جاتا ہے کبھی بخار اور کبھی نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ آپ دعا کریں تندرست ہو جائے۔ غرض جس طرح درخت کی ٹہنیاں نرم و نازک ہونے کی وجہ سے ہر وقت معرضِ خطر میں ہوتی ہیں اسیطرح ایمان کے درخت کی ٹہنیوں کو بھی بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے۔ اس روحانی امراض کے خطرہ کو دُور کرنے کا ایک طریق

انفاق فی سبیل اللہ

ہے۔ اس سے روحانی درخت کی ٹہنیوں میں مضبوطی آجاتی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کا رمضان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اس ماہ مبارک میں یہ بڑا تاکیدی حکم دیا گیا ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کو حاصل کرو۔ گویا رمضان کے مہینے میں انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ روحانی ٹہنیوں کو مضبوط کرنے کی یہ تیسری برکت ہے۔ جس کا رمضان کے ساتھ تعلق ہے۔

پھر رمضان کے مہینے میں صبح روزہ رکھنے کے بعد غروبِ آفتاب کے وقت روزہ کھلنے تک دن کا ایک بڑا لمبا عرصہ جس میں بیویوں سے جائز تعلقات سے روکا گیا ہے۔ روزہ کی حالت میں انسان جائز تعلقات بھی نہیں رکھ سکتا۔ اس میں شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے کا سبق سکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جب تم اپنے نفس پر قابو پالو گے تو گویا ایمان کا درخت اپنے تنے پر مضبوطی سے کھڑا ہو جائے گا۔ خواہشات نفسانیہ پر قابو پانا

انسان کا آخری مجاہدہ

ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نفس کے تابع نہ رہے بلکہ اس کا نفس اس کی روحانی ذات کے تابع ہو جائے اور یہ انسان کے مجاہدے کا آخری مرحلہ ہے۔ یہ سبق ہمیں رمضان میں سکھایا گیا ہے اور یہ چوتھی بڑی برکت ہے جو اس ماہ مبارک میں میسر آتی ہے۔

پھر جس وقت انسان کا نفس اس کے قابو میں آجاتا ہے اور انسان مجاہدہ کی آخری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے اور اپنا ہاتھ آسمانی برکات کو حاصل کرنے کے لئے اوپر اٹھاتا ہے تو اسے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ اب بھی اُسے آسمانی برکات نہیں مل سکتیں جب تک آسمانی برکات خود اس کے قریب نہ آجائیں یا آسمان سے برکات کا نزول نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے اپنے فیض کو اس کے قریب نہ کردے۔ پہلے اس نے پکڑنے کے لئے ایک ہاتھ اٹھایا تھا۔ پھر وہ دونوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور دعا میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اے میرے رب کریم! جہاں تک میری کوششوں کا تعلق تھا میں نے اپنی سمجھ، ہمت اور طاقت کے مطابق تیرے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کر دی ہے۔ میرا درختِ وجود تو قد آور ہو گیا مگر پھل نہیں آتا۔ جب تک تیری رحمت آسمان سے نازل نہ ہو۔ اس لئے اے خدا! تو اپنے فضل سے آسمان سے اپنی رحمت کو نازل فرما چنانچہ اگر اس کی یہ دعا قبول ہو جائے تو ایک نئی قوت آسمان سے آتی ہے ایک نئی چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے جو زمین سے نہیں پیدا ہوتی۔ جس کو ہم اپنی طاقت سے نشو و نما نہیں دے سکتے۔ گو جسم اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اس کی ٹہنیوں میں مضبوطی پیدا ہو گئی۔ اس کے پتوں پر حُسن آگیا۔ لیکن ابھی اس کو پھول آئے نہ پھل لگے۔ اس کے لئے انسان عاجزانہ طور پر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا طالب ہوتا ہے۔

پس اگر اور جب اللہ تعالیٰ انسان کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے تو وہ ہاتھ جو اس کی طرف اٹھتے ہیں وہ خالی واپس نہیں آتے اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار خزانوں سے انسان کی جھولی بھر دیتا ہے اور بھرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات یہ بھی کہہ اٹھتا ہے کہ اے میرے خدا! تیری سخاوت کی کوئی انتہا نہیں مگر میرا دامن تو بہرحال محدود ہے۔ اب تو مجھے اور دیتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو میری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ میں اسے کس طرح سنبھالوں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوتے ہوئے ایک حدیث میں بھی کہا گیا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کے خزانے اس رنگ میں لٹائے گا اور اتنے لٹائے گا کہ دُنیا اُن کے لینے سے انکار کردے گی۔ اس کا ایک مطلب ہم یہ بھی لیا کرتے ہیں کہ جو لوگ اُن خزانوں کو خزانہ نہیں سمجھیں گے۔ ان کی طرف رغبت نہیں رکھیں گے۔ وہ لینے سے انکار کردیں گے تاہم اس کا

اصل اور حسین مطلب

یہی ہے کہ ہر ایک مخلص انسان کو اعلیٰ استعداد اور طاقت کے مطابق دے دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ زبانِ حال سے پکار اُٹھے گا کہ بس! بس!! اب زیادہ لینے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ نے انسان پر اپنی رحمتوں کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ موہبتِ الٰہیہ کا ایک چکر چل پڑتا ہے۔ انسان کے روحانی درختِ وجود پر پھول آئے پھل لگے خدا تعالیٰ کی جنتوں میں وہ داخل ہو گیا۔ روحانی فضلوں سے لذت اٹھانے لگ گیا۔ لیکن چونکہ خدا نے اس کے دل کے اندر یہ تڑپ یا یہ خواہش اور یہ جذبہ پیدا کیا اور فرمایا کہ اس پر راضی نہ ہونا کیونکہ میرے خزانے غیر محدود ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ انسان کہتا ہے خدایا! اس درخت کو تو پانچ من پھل لگے ہیں یہ تیری رحمت سے لگے ہیں تو اس درخت کو اتنی طاقت عطا فرما کہ یہ دس من پھل اُٹھانے کے قابل ہو جائے پھر اس کی دعاؤں کے نتیجہ میں وہی درخت دس من پھل دینے لگ جاتا ہے۔ پھر سینکڑوں ہزاروں من پھل دینے لگ جاتا ہے۔

پس

حقیقی جنت

جس میں انسان داخل ہوتا ہے وہ تو ختم ہونے والی نہیں ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے قرب کے مقامات ختم ہونے والے ہیں۔ اس میں تو ترقی ہی ترقی ہے۔ اس میں بھی عمل تو ہے لیکن یہ وہ عمل نہیں جس کا تعلق امتحان سے ہوتا ہے۔ جس کا تعلق جزا و سزا سے ہوتا ہے۔ جنتوں میں داخل ہونے کے بعد انسان بے عمل نہیں ہو جاتا تاہم امتحان کا خوف اور امتحان میں فیل ہو جانے کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔ حقیقی جنت میں انسان کو ناکامی کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ لیکن جس طرح ایم اے یا پی ایچ ڈی کرنے کے بعد کوئی عقلمند یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے تعلیم کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اسیطرح حقیقی جنت میں انسان کے دل میں یہ احساس زیادہ بیدار ہو جاتا ہے کہ علم کے حصول کا اصل موقع تو اب پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ جس طرح انسان ایم اے یا پی ایچ ڈی کے بعد اپنے طور پر مطالعہ کرتا ہے عملی زندگی میں انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ علم کے ذریعے اس کے تجربے کرتا ہے اور غور و فکر کرتا ہے۔ (یہی علم و عمل کا جوڑ ہے جس کے متعلق کل میں نے اجتماع میں خدام کو سمجھانے کی کوشش کی تھی) اسیطرح جنت میں اللہ تعالیٰ کی موہبت ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ انسان کو فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے گا۔

پس رمضان اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آرہا ہے۔ میں نے اس وقت رمضان کی چار پانچ برکتوں کا ذکر کیا ہے۔ یہی چار برکتیں تو وہ ہیں جو انسان اپنی کوشش اور اپنے عمل سے، اپنے ایمان کے درخت کو نشو و نما دے کر، اس کی پرورش کر کے، اسے ایک بڑا شاندار حسین شاخوں، سبز پتوں والا درخت بنا کر حاصل کرتا ہے اور پانچویں وہ برکت ہے کہ جب وہ درخت ثمر آور ہونے کے قابل ہو جاتا ہے تو اس وقت انسان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتا ہے اس طرح وہ اُسے پھولوں کا گہنا پہناتا اور پھلوں سے لاد دیتا اس کی افادیت کے ہر پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔ تو پانچویں برکت کا تعلق انسان کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی موہبت کے ساتھ ہے جب انسان کو یہ موہبتِ الٰہیہ نصیب ہوتی ہے تو پھر اس کے بعد روحانی درخت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجاتا ہے اور وہ انسان کے لئے ابدی جنت اور ابدی سرمد کا ذریعہ بن جاتا ہے

پس میں اپنی جماعت کے تمام مردوں اور عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں سے کہتا ہوں کہ تم اپنے درختِ وجود یعنی ایمان کے درختوں کی نشو و نما کے جو بھی سامان اور ذرائع ماہ رمضان میں دیکھو ان سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرو تا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تم بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر کے ضروری احکام

(محترم شیخ نور احمد صاحب منیر۔ سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر کی تقریب کا مقصد یہ ہے کہ فرزندان توحید خدا تعالیٰ کے حضور روزہ کی عبادت اور احکام پر عمل کرنے کی خوشی میں شکرانہ کے دو نفل ادا کریں ایک ماہ کی روحانی ریاضت نے اطاعت فدائیت عقیدت اور تسلیم و رضا کا جو جذبہ پیدا کیا ہے اس کی خوشی میں جشنِ مسرت یہ عید کی پر وقار تقریب ہوتی ہے۔ اسلامی شعار میں اس کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے اور اس روز فرزندان اسلام دنیا کے ہر حصہ میں ایک امام کی قیادت میں دو نفل نماز ادا کر کے تکبیرات کا تکرار کرتے ہیں۔

۲

عید کے لفظی معنے ہیں یوم فیہ جمع او تذکار لذی فضل او حادثۃ مہمۃ لانہ یعود کل سنۃ بفرح [illegible] ایسا دن جس میں کسی اہم اور ذی شان امر کے لئے اجتماع ہو یا بطور یادگار کے اس کا انعقاد کیا جائے اور جو ہر سال نئی مسرت کے ساتھ ہو۔ لفظ عید کے ساتھ الفطر کا استعمال ان معنوں میں ہے کہ یہ تقریب روزہ نہ رکھنے کی ہے۔ چنانچہ فطر الصائم کے معنے ہیں اکل و شرب یعنی روزہ دار نے کھایا اور پیا اور "فطور" کے معنے ناشتہ کے بھی ہوتے ہیں نیز وہ کھانا جو روزہ کھولنے کے وقت کھایا جاتا ہے۔ اور "فطیرہ" کے معنے اس کھانا کے ہیں جو جلد تیار کر لیا جائے آج کل عرب ممالک میں اس کے معنے سموسہ کے ہیں اس نسبت سے اس کے معنے یہ ہیں کہ عید کے روز روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے پہلے طاق کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔

۳

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لئے آتے اور جاتے وقت بلند آواز سے تکبیرات پڑھنے کا اشد تاکیدی ارشاد فرمایا ہے چنانچہ فرمایا

زَیِّنُوا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔
تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ روزہ کی عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو اور لوگ خدا تعالیٰ کے احکام کی عظمت و تعمیل کریں۔ لیکن افسوس آج کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بہت کم عمل کیا جاتا ہے بلکہ اکثریت عام دنیوی امور سے متعلق باتیں کرتی ہوئی عیدگاہ میں آتی ہے حالانکہ نماز عید کو دوسری نمازوں پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کے لئے آتے ہوئے اور اس سے فارغ ہو کر گھروں کو جاتے ہوئے تکبیرات کا تکرار کثرت سے کیا جاتا ہے۔

۴

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے لئے عورتوں کی شمولیت کو ضروری قرار دیا ہے اور اس سے طبقۂ نسواں کی تربیت مقصود ہے نیز اس قسم کی مذہبی اور پُر وقار تقریب میں شامل ہونا مسلمان کی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یخرج بناتہ و نساءہ فی العیدین (ابن ماجہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کو عیدین میں لایا کرتے تھے بلکہ یہاں تک روایت ہے

عن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج العواتق والحیض فی العیدین یشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین وتعتزل الحیض المصلّٰی (بلوغ المرام)

حضرت ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین کے لئے گھروں سے نکالیں تاکہ وہ اس نیکی اور مسلمانوں کے اجتماع میں حاضر ہوں اور حائضہ عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

فقہاء اسلام اور محققین اس ارشاد نبوی کی بناء پر عورتوں کے عیدین میں شامل ہونے کے وجوب کے قائل ہیں۔

۵

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ جس رستہ سے عید کی نماز پڑھنے کے لئے جاتے آتے وقت الگ الگ راستے اختیار فرمایا کرتے تھے شارحین حدیث نے اس کی کئی وجوہات تحریر کی ہیں لیکن غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ قوم کا یہ اجتماع اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک رستہ سے جائیں گے اور دوسرے رستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

۶

اس نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں نماز بغیر اذان اور اقامت کے ہوتی ہے۔ عام تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیرات زائد ہوتی ہیں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات اور دوسری میں پانچ۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لا کر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ سینوں پر باندھ لینے چاہئیں۔

نماز کے بعد امام خطبہ دیتا ہے جس میں مسلمانوں کو ضروری امور سے متعلق وعظ کیا جاتا ہے خطبہ نماز کا ایک حصہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی شخص خطبہ جمعہ سنے بغیر نہ جائے۔ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

لاینصرف حتی ینصرف الامام

لوگ اسی وقت عیدگاہ سے واپس گھروں کو جائیں جب امام خطبہ سے فارغ ہو کر واپس جائے۔

۷

ہر مومن کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ نماز عید پڑھنے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرے یہ صدقہ فی کس ایک صاع (اندازاً تین سیر) اناج یا اس کا نصف بصورت جنس یا اس کی قیمت واجب ہے اور خاندان کے سربراہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ صدقہ اپنی طرف سے اور اپنے زیر کفالت افراد کی طرف سے ادا کرے اگر صدقہ کا ½ حصہ مقامی طور پر بلا تمیز مذہب غرباء میں تقسیم کر دینا چاہیئے ½ حصہ اور اگر کچھ رقم بچ جائے تو وہ مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ پھر یہ رقم کسی اور مد میں خرچ نہیں کی جا سکتی اس کی غرض یہ ہے کہ کم از کم اس دن غرباء کو دربدر پھر کر مانگنے سے بچایا جائے۔ اور ان کی ضروریات گھر بیٹھے پوری ہو جائیں

۸

عید کے روز خوشبو کا استعمال کرنا سنتِ نبوی ہے حضرت حسنؓ سے روایت ہے

امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان نتطیب باجود ما نجد فی العید۔

ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم عید کے روز عمدہ خوشبو استعمال کریں۔ اس موسم کے ازدحام اور اجتماع میں اچھی خوشبو کا استعمال طبی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عام دنوں میں بھی عطر استعمال کرنا بطور معمول کے تھا۔

۹

عید الفطر کی نماز کا وقت طلوع آفتاب سے کچھ دیر بعد ہے عید الاضحیٰ کی نسبت یہ عید دیر سے پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس سے قبل ہر شخص کا کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے مقامی حالات کی بناء پر وقت کے تعین کا اعلان ہونا چاہیئے

۱۰

نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو مل کر مبارکباد دینی چاہیئے کہ ایسا کرنا باہمی [illegible] اور کینہ و بغض کے دور کرنے اور محبت پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے وقت

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ

کے الفاظ کہا کرتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری روزہ کی عبادت کو قبول فرمائے۔ عید الفطر اسلامی تمدن کی حقیقی مظہر ہے اس روز موسیقی ناچ اور رنگا رنگ کے پروگرام منانا رمضان المبارک کی روح کے خلاف اور خدا تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ اس دن کو ذکر الٰہی اور عبادت میں صرف کرنا چاہیئے۔ اور رمضان المبارک میں روزہ کی عبادت بجا لانے کا موقع نصیب ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عید الفطر کو ہم سب کے لئے حقیقی عید بنائے آمین۔

درخواست دعا

میری بہو اہلیہ عزیزم نثار احمد صاحب [illegible] ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول [illegible] زیادہ بیمار ہے اور سرگودھا ڈسٹرکٹ ہسپتال میں برائے علاج داخل ہے اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
محمد الدین چک [illegible] جنوبی سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

سادہ و جڑاؤ زیورات

اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لیے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** فون نمبر ۵۲۳۲۶

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون نمبر ۱۲۴ گول کچہری بازار **لائل پور** فون نمبر ۳۰۵۴

الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین

(از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

یہ معرکۃ الآراء کتاب مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی کتاب ختم نبوت کامل کے تیسرے حصہ کے جواب میں نہایت مضبوط دلائل پر مشتمل ہے اور اس میں آیت خاتم النبیین کے حقیقی اور صحیح معنوں کی روشنی میں دلائل دیئے گئے ہیں تبلیغ کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے اور $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۳۱۴ صفحات پر مشتمل ہے ہدیہ علاوہ محصولڈاک تین روپے فی جلد۔ ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔

کاغذ (اور) گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے!

پلیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳ پر تشریف لائیں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ ★ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل اور چھاچھیول اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم قیمت :- ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ** عبداللہ پور **لائل پور** فون ۶۹۰۶

بواسیر

جناب محمد حسین صاحب نیشنل ہیلتھ کلینک ریلوے روڈ گجرات نے لکھا "میں نے بہت سے مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرائی ان میں سے بہت سے مریض کلی طور پر صحت یاب ہو گئے۔"

قیمت ۱۰ روپے خرچہ پیکنگ ڈاک ۱/۰۰

جوابی لفافہ بھجوا کر ہر مرض کی کیور کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور

ڈاکٹر راحم ہومیو میڈیکل کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان لمیٹڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۹۴۴

و

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسسٹنٹ بینک کی اجازت دینا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔ ملک عبدالحفیظ

منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

الفرقان ماہنامہ ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک:

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ صرف دس روپے ہے (منیجر)

موٹر ڈرائیونگ

سکھانے کے لئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے عوام کی خدمت کر رہا ہے سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے باعزت روزی کما رہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ ایک ماہ۔ کلاسیں صبح و شام آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں مکمل کورس ۱۵/- رہائش کا انتظام مفت۔ لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے۔

پرنسپل ماڈرن ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ ستیانہ روڈ لائل پور

(بالمقابل پاسنگ والا دفتر)

بیاض نور الدین

یہ طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اول طبیب شاہی ریاست جموں کشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۰۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمان صاحب قیمت سرورق کے جلد مجلد سنہری کا ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک منگوانے کا پتہ:-

شوکت بک ڈپو رجسٹرڈ شاہدولہ چوک گجرات

خالص ولایتی نسل کی صحت مند

مرغیاں

یک روزہ چوزے اور سینے والے انڈوں کے لئے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ یک روزہ چوزیاں	۲۷۵ روپے سینکڑہ
پانچ صد سے زائد	۲۲۵ روپے سینکڑہ
مکس چوزے	۱۵۰ روپے سینکڑہ

(منیجر)

احمدی جنتری کا سہ ۱۹۷۶ء

کے مضامین کے ہیڈنگ پڑھ کر آپ اس کو خریدنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

یامین بک ڈپو۔ گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید ماہنامہ ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (منیجنگ ایڈیٹر)

فرینڈز شو سٹور گولبازار ربوہ

پائیدار اور بہت خوبصورت ڈیزائنوں میں زنانہ مردانہ اور بچوں کے جوتے بازار سے ارزاں خریدنے کے لئے ہماری دکان پر تشریف لائیں

منیجر فرینڈز شو سٹور گولبازار۔ ربوہ

ضروری اطلاع: ۵ نومبر کو جمعہ کے لئے ... سامان کی جو نیلامی ہونی تھی اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سیکرٹری ... ربوہ